سلسلہ تصوّف نمبر ۳۰

اُردو ترجمۂ کتاب

نفحات الانس

یعنی

چھ سو چھبیس (۶۲۵) اولیائے کرام کے حالات مع سوانحعمری حضرت مصنف

از تصنیف لطیف

مقبول بارگاہ کبیریا عاشق صادق جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم
حضرت مولانا نور الدین محمد عبد الرحمٰن جامی نقشبندی الاحراری رحمۃ اللہ علیہ

مُترجمہ

جناب مولانا حافظ سید احمد علی صاحب چشتی نظامی سلمہ اللہ تعالےٰ

جسے

اللہ والے کی قومی دوکان رجسٹرڈ

مالک ملک چنن الدین نقشبندی مجددی تاجر کتب بازار کشمیری لاہور نے

بصرف زر کثیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت وصفائی کے ساتھ طالبان اِلٰہ و عاشقان سرکار عالیہ جناب رسول کرم صلے اللہ علیہ وآلہ صحابہ بارک وسلم کے لیے

تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوایا

بار دوم

قیمت 25/-

اعتقاد نامہ مولانا علیہ الرحمۃ

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دوسری کتاب سلسلۃ الذہب میں مسلمانوں کی ہدایت کے لئے اعتقاد نامہ درج کیا ہے۔ جس میں ذات باری تعالے کی ذات کی نسبت اس کے کلام کی نسبت، قضاو قدر کی نسبت، فرشتوں کے وجود کی نسبت۔ انبیا علیہم السلام پر ایمان رکھنے کی نسبت، سب انبیاء پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت۔ ختم نبوت۔ شرع محمدی، معراج محمدی، معجزات انبیاءؑ۔ کتب سماوی، قرأت کلام اللہ کی نسبت مفصّل بحث کی ہے۔ پھر آلؑ و اصحابؓ اور اُمتِ محمدیہؐ کی بابت جس طرح مسلمانوں کو اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ اس کو بوضاحت بیان فرمایا ہے۔ نیز اہل قبلہ کی تکفیر پر بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں عذاب قبر۔ سوالات منکرو نکیر۔ وزن اعمال۔ عبور پل دوزخ اور اہل ایمان کے جنت میں داخل ہونے کا اور دیدار الٰہی کرنے کا بھی مفصّل بیان کیا ہے۔ ناظرین مفصل ذکر حیات جامی میں ملاحظہ کریں گے۔

حُبِّ آلِ نبیؐ و بغض صحابہؓ

مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے اسی کتاب سلسلۃ الذہب میں بتایا ہے کہ آل نبیؐ سے محبت رکھنا رفض نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ سے بغض رکھنا رفض ہے۔ پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی دینی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد خود ساختہ سیدوں کی خبر لی ہے۔ کہ ماں باپ کا تو کوئی نسب تھا مگر بیٹا سید بن گیا۔ مگر اس کے خط و خال اور حال و مقال بتا رہی ہے کہ اس کا دعوٰے دروغ بے فروغ ہے۔

کون سے علیؓ؟

ایک شخص (شیعہ) مولانا جامیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر التماس کرتا ہے۔ کہ مجھے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان فرمائیں۔ آپ اُس سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کون سے علی کے؟ وہ کہتا ہے کہ علیؓ ابن ابی طالب کے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے وہ علی تھا تو ایک ہی۔ مگر تم نے ایک اور علی بنالیا ہے۔ جسے خلافت کی بڑی حرص تھی مگر باوجود تین بار سخت کوشش کے خلیفہ نہ بن سکا۔ تم نے اسے ایک ایسا پہلوان بنا رکھا ہے جو مونچھوں پر تاؤ دئے ہوئے ہر وقت لڑنے مرنے کو تیار تھا۔ مگر کبھی غالب نہ ہوا۔ مغلوب ہی رہا۔ مگر ہمارا جو علیؓ تھا وہ حرص ہوا سے پاک تھا۔ اسے خلافت کا کوئی لالچ نہ تھا۔ جب ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ فوت ہو گئے تو علیؓ سے بہتر کوئی شخص نہ تھا۔ جس کو خلیفہ بنایا جاتا۔ چنانچہ اُنھوں نے بادلِ ناخواستہ بارِ خلافت اٹھالیا۔ ہمارا یہ علیؓ عین ابوبکرؓ اور عین عمرؓ تھا۔ اور جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت تھے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ خاتم خلافت ہوئے ؎

عینِ بوبکرؓ بود و عینِ عمرؓ	ایں علیؓ در کمالِ خُلق و سیر
زشت باشد ز دوست لعنتِ دوست	لعنِ ایشاں مکن کہ لعنتِ اوست
شد علیؓ خاتمِ ولایتِ وے	بود ختمِ الرُسل نبیؐ و زپئے

مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے اوصاف

مولانا جامیؒ ذوقِ لطیف کے مالک تھے۔ فرماتے تھے کہ خامکار لوگ ہوا و ہوس کا نام عشق رکھ لیتے ہیں۔ ایسوں کا عشقِ حقیقی کے کوچے میں گزر نہیں۔ سچا عاشق وہ ہے جس کے دل میں سوز و گداز ہو اور نفسانی خواہشات اور راحت و آرام سے کنارہ کش ہو۔ اور آپ کے دل میں عشقِ حقیقی صحیح طور پر موجود تھا۔

آپ صحیح معنوں میں درویش تھے۔ اور تواضع، فروتنی، ترکِ ریا، نفس کشی۔ اور خلوصِ عقیدت آپ کے حرکات و سکنات اور قول و فعل سے نمایاں تھا۔ آپ شریعت کے احکام کی بجا آوری میں اکمل تھے۔ اور اُن فضائل و اوصاف سے آراستہ تھے۔ جو مشائخ صوفیہ کے لئے اپنے پیروؤں کو تعلیم دینے کے لئے ضروری ہیں۔ مگر